السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بچے جب شعور کی عمر کو پہنچ جائیں توان کے بستر جدا جدا کرنے چاہئیں یا کہ وہ اکٹھے ایک ہی بستر پر سوسکتے ہیں۔ پہلے تو یہ سنتے تھے کہ کوئی مرد کسی مرد کے ساتھ یا کوئی عورت کسی عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں نہیں سوسکتے اور کیا دو بھائی بھی اکٹھے نہیں ہوسکتے۔ اسی طرح کیا دو بہنیں بھی اکٹھی نہیں سو سکتیں؟ قرآن وسنت کی روسے وضاحت فرمائیں۔ (ایک سائل)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دین اسلام انتہائی صاف ستھرا اور پاکیزہ دین ہے۔ اس کے احکامات انتہائی عمدہ، تقوی، للہیت، خوف باری تعالیٰ اور پاکیزگی پر مبنی ہیں۔ اسلام جہاں ظاہری گندگی سے بچنے کی تلقین کرتا ہے اس کے ساتھ ساتھ ایسے انتظامات مسلم معاشرے کو دیتا ہے جس سے ہر فرد کی روحانی تربیت بھی ہوتی ہے چونکہ شیطان اور اس کے کارندے ہمہ وقت اپنے کام میں مصروف ہیں کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری سے نکال کر اسے نافرمانی اور برے اعمال میں پھنسا دیا جائے اللہ تعالیٰ نے والدین کے لیے جہاں انہیں خود گناہ کے کاموں سے بچنے کی تلقین کی ہے وہاں پر ان کے بچوں کے لیے بھی احکامات صادر فرمائے ہیں اور ارشاد فرمایا ہے۔ کہ:

يَـٰٓأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا قوا أَنفُسَكُم وَأَهليكُم نارًا وَقودُهَا النّاسُ وَالحِجارَةُ عَلَيها مَلـٰئِكَةٌ غِلاظٌ شِدادٌ لا يَعصونَ اللَّهَ ما أَمَرَهُم وَيَفعَلونَ ما يُؤمَرونَ ٦ ... سورة التحريم

"اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان ہیں اور پتھر جس پر سخت دل مضبوط فرشتے مقرر ہیں جنہیں جو حکم اللہ تعالیٰ دیتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ جو حکم دیا جائے بجالاتے ہیں"

اس آیت کریمہ میں اللہ نے مومنین کو خطاب کرتے ہوئے جہاں انہیں خود جہنم سے بچنے کا امر فرمایا ہے وہاں انہیں اپنے گھر کی طرف بھی توجہ دلائی ہے لہٰذا والدین پر لازم ہے کہ وہ اپنے بچوں کو ایسی ہر حرکت سے بچانے کی کوشش کریں جو اسلام کے منافی ہو۔ اسلام نے بچوں کو شر سے بچانے کے لیے کئی ایک اقدامات کئے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ بچہ جب 10 سال کی عمر کو پہنچ جائے تو اسے الگ بستر کر دیا جائے تاکہ وہ ابتداء سے ہی شیطانی حرکات سے محفوظ رہے۔ رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے جیسا کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(مُروا أَولادَكُم بِالصَّلاةِ وَهُم أَبناءُ سَبعِ سِنينَ وَاضرِبوهُم عَلَيها وَهُم أَبناءُ عَشرٍ وَفَرِّقوا بَينَهُم فِي المَضاجِعِ)

(ابن ابی شیبہ 1/137/2 ابوداؤد (496،4965) دار قطنی (85) مستدرک حاکم 1/197 بیہقی 2/84 مسند احمد 2/187 شرح السنہ (505)

"اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو۔ جب وہ سات سال کی عمر کو پہنچ جائیں اور جب وہ دس سال کی عمر کو پہنچیں تو انہیں نماز کے ترک پر مارو اور ان کے بستر الگ کردو۔"

علامہ محمود محمد رحمۃ اللہ علیہ ابوداؤد کی شرح میں رقم طراز ہیں کہ: "ان کے بستر جدا جدا کر دو کا مطلب یہ ہے کہ ان کے سونے کی جگہیں الگ الگ بناؤ۔ اس لیے جب وہ 10 سال کو پہنچتے ہیں تو بلوغت کی ادنیٰ حد تک قریب ہو جاتے ہیں۔ ان کی شہوت زیادہ ہوجاتی ہے اور ان پر فساد وخرابی کا ڈر ہوتا ہے۔ یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ولی پر واجب ہے کہ وہ بچوں کے درمیان سونے کی جگہوں میں تفریق ڈال دے۔ اگرچہ وہ بھائی ہی کیوں نہ ہوں جب وہ دس سال کی عمر کو پہنچ جائیں۔" (المنهل العذب المورد 45-122)

علامہ مناوی جامع صغیر کی شرح میں فرماتے ہیں:

"أي فرقوا بين أولادكم في مضاجعهم التي ينامون فيها إذا بلغوا عشرًا، حذرًا من غوائل الشهوة وإن كن أخوات"

(فتح الباری الجامع الصغیر بحوالہ عون المعبود 1/158)

"جب تمہاری اولاد دس برس کی عمر کو پہنچ جائے تو ان کے وہ بستر جہاں وہ سوتے ہیں۔ جدا جدا کر دو شہوت کی مصیبتوں سے ڈرتے ہوئے اگرچہ دو بہنیں ہی ہوں۔"

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ اپنی السنن الکبریٰ رحمۃ اللہ علیہ میں۔

"باب ما على الآباء والأمهات من تعليم الصبيان أمر الطهارة والصلاة"

(باپوں اور ماؤں پر بچوں کی تعلیم میں پاکیزگی اور نماز سے جو لازم ہے) کے تحت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسند قوی روایت لائے ہیں کہ انھوں نے فرمایا:

(حَافِظُوا عَلَى أَبْنَاءِكُمْ فِي الصَّلَاةِ، ثُمَّ تَعَوَّدُوا الْخَيْرَ، فَإِنَّمَا الْخَيْرُ بِالْعَادَةِ). (بیہقی :3/84)

"اپنے بچوں کی نماز کے بارے میں حفاظت کرو پھر انہیں خیر کی عادت ڈالو اس لیے کہ خیر عادت کے ذریعے آتی ہے ۔

یعنی جب بچوں کو نیکی و بھلائی کی تم عادت ڈالوں گے تو یہ نیکی و بھلائی ان میں مستقل قائم ہوگی۔ کیونکہ جب کسی کام کی عادت پڑجاتی ہے تو انسان اس کو جلدی ترک نہیں کرتا۔ اس لیے بچوں کو ابتداء سے ہی اچھی باتوں کی طرف توجہ دلائی جائے تاکہ وہ نماز اور روزہ ، تقویٰ ، پرہیز گاری اور اخلاق حسنہ کے ابتدا سے ہی عادی بن جائیں۔ اور شر سے بچے رہیں۔ اسی بات کے پیش نظر شریعت اسلامیہ بچوں کو دس سال کی عمر سے ہی الگ الگ بستروں میں سونے کی ہدایت کرتی ہے۔ تاکہ وہ اخلاق رذیلہ اور بری عادات میں ملوث نہ ہوں۔ سائل نے سوال میں بڑی عمر کے آدمیوں کے بارے میں جو اشارہ کیا ہے وہ بھی اس حدیث کے پیش نظر ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَلَا تُفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي الثَّوْبِ" (صحیح مسلم ۔266 کتاب الحیض (74۔338)

"مرد مرد کے ستر کی طرف نہ دیکھے اور نہ ہی عورت عورت کے ستر کی طرف دیکھے اور مرد مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں جمع نہ ہو اور عورت عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں جمع نہ ہو۔ "

اس میں بھی یہ حکمت پیش نظر ہے کہ مرد و زن برائی سے محفوظ رہیں اور اپنے آپ کو گناہوں سے بچائے رکھیں۔ کیونکہ جب خلوت اور ایک ہی بستر میں انہیں سونے کی جگہ ملے تو شیطانیت کا دروازہ کھلنے میں دیر نہیں لگتی ۔ شریعت اسلامیہ نے اس دروازے کو بند کرنے کے لیے یہ تعلیم دی ہے کہ 10 سال (جو شعوری عمر کی ابتداء ہوتی ہے) سے ہی یہ پابندی عائد کردی جائے تاکہ برائی کے راستے مسدود ہوجائیں اس لیے ہمیں اس بات کی طرف خصوصی توجہ دینی چاہیے اور اپنے بچوں کو اسلامی تعلیمات سے ہمکنار کرنے کے لیے پوری محنت اور تگ و دو سے کام لینا چاہیے ۔ (مجلۃ الدعوۃ جون 1997ء)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد2 ۔کتاب الادب ۔ صفحہ نمبر535

محدث فتویٰ